کر رہے ہو"۔ (بخاری)

زبان رسالت مآب ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوئی، اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس کا دین مکمل ہوگیا۔ ﴿ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ﴾ یوں امن و آشتی اور سکون و خوشی اس دین کو ماننے والوں کو نصیب ہوئی۔ بقول اقبال

کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

مولانا سید سلیمان ندوی علیہ الرحمۃ کا یہ قول مشہور ہے "دنیا کے ایک بڑے مذہب کو ایک سولی پر ناز ہے اور یہاں اسلام کی تاریخ ہی سولیوں سے آباد ہے"۔ مشیت الٰہی سے دین اسلام دنیا کے چپے چپے تک پھیلا ہوا ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے: (لا یبقی علی ظھر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ الاسلام بعز عزیز او بذل ذلیل) "روئے زمین کے ہر گھر اور خیمے میں اللہ پاک دین اسلام داخل کرے گا، عزت والے کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔" اور دین کے پھیلانے کی ذمہ داری انبیاء کے بعد "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے مطابق علماء پر عائد ہوتی ہے، جو خیر القرون سے تا حال جاری ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گی' علمائے دین جو انفرادی اور اجتماعی ہر صورت میں یہ فرض منصبی سنبھالے ہوئے ہیں، اسی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر دنیا میں اور بہت سارے اسلامی ممالک میں ایسے ادارے اور اجتماعی فورم موجود ہیں جو بلا افراط و تفریط نیز آج کل کی اختراع کردہ "دہشت گردی" وغیرہ سے ہٹ کر خالص دینی اقدار کی خدمات پر مامور ہیں۔

اسی طرح ملک کے فعال داعی و مصنف جناب ڈاکٹر حافظ اسحاق صاحب کی سرکردگی میں پاکستان سے انتہائی برگزیدہ اور چیدہ چیدہ پانچ رکنی علماء کے وفد نے بلتستان کا دورہ فرمایا جو 28 جون سے 2 جولائی تک جاری رہا۔ اس دوران جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی میں مقامی علماء و دعاۃ اور مدرسین سے خطاب اور لیکچروں کا اہتمام فرمایا۔

یہ وفد ملک کے مایہ ناز عالم استاذ الاساتذہ جناب حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب' متبحر عالم دین شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم صاحب' مشہور محقق اور ماہر علم حدیث جناب مولانا ارشاد الحق اثری صاحب' مفتی جماعت مشہور عالم دین شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد صاحب پر مشتمل تھا اور ان کے ہمراہ مشہور خطیب مولانا طاہر بھی شریک تھے۔

ان حضرات نے ایک ہفتہ علم و حکمت کے جادو جگائے' وعظ و حکمت کی موتیاں بکھارے' ایک سو سے زیادہ علماء و مدرس اور داعیوں نے ان فیوض و برکات سے اپنے اپنے جیب بھر دیے، معلمات و داعیات کے لیے بھی ماوراء

الحجاب روزانہ لیکچر کا اہتمام کیا گیا اور سوال وجواب کے ضمن میں بہت سارے نسوانی مسائل بھی بہترین علمی انداز میں موضوع بحث رہے۔

بلتستان کو اپنی مخصوص بودوباش اور مشکل ماحول کی وجہ سے علم کا کباڑ خانہ تک کہا جاتا ہے۔ یہاں ان شاء اللہ ان قیمتی مقالات اور علمی مجالس سے تحقیق وتصنیف اور تعلیم وتربیت کی جستجو کو مہمیز ملے گی۔

ہر صاحبِ علم وعمل نے حسب پروگرام قیمتی مقالے پیش کیے' سوال وجواب کے ضمن میں جمع ہونے والا علمی مواد الگ ہے۔ علاوہ ازیں ہر صبح وشام مخصوص علمی مجلسیں قائم ہوئیں جنہیں زعفرانی محافل کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

اس علمی وتبلیغی مہم کا آغاز بعض مشہور جامع مسجدوں میں خطبات جمعہ کے اہتمام سے ہوا۔ جس سے عام مسلمانوں نے بھی خوب استفادہ کیا۔ گو کہ بلتستان میں موسم بہار شدید سردی کے بعد نمودار ہونے کے وجہ بہت دیدہ زیب اور سہانا موسم سمجھا جاتا ہے، اب اس موسم بہار میں یہ ہفتہ علم وعرفان سونے پر سہاگے کا منظر پیش کر رہا تھا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد انہی بزرگوں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ گویا کہ'' مردے از غیب بیرون آید وکارے نمایاں میکند'' کے مصداق دعوت وارشاد کا ایک لازوال نقش چھوڑ گیا اور جس محبت وعقیدت سے ان بزرگوں نے فرض کی تکمیل کی وہ قابل داد اور لائق تحسین ہے۔

اس طرح 5 جولائی کو اختتامی جلسے کا اہتمام کیا گیا' جس میں علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ بلتستان کے مایہ ناز سپوت الشیخ محمد حسن راشد ازہری صاحب جو انگلینڈ میں دعوت وتبلیغ کے مشن پر مامور رہے تھے، آپ نے بھی اس مجلس میں شرکت فرمائی اور نہایت جامع انداز میں عربی میں خطاب فرمایا جس سے مجلس کی رونق دوچند ہوگئی۔

امیر جمعیت اور ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث بلتستان نے معزز مہمانان گرامی کی خدمت عالیہ میں کلمہ تشکر پیش کیا یوں یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ سامعین مجلس میں سے ہر ایک کی یہ تمنا تھی کہ اس قسم کی مجلس بار بار ہو جائے۔

للہ تعالیٰ ہم سب کو اسی کی رضا کی خاطر دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

قراقرم یونیورسٹی کی اسلامی شعائر سے لاپروائی

ناردرن ایریا گلگت میں قائم قراقرم یونیورسٹی اس علاقے کا واحد جامعہ ہے جسے قائم ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں،